جلد ۲۹ | ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۱۳ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸۳

روزنامہ الفضل قادیان ۔ ۱۷ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت

اخبار "اہلحدیث" یکم اگست میں "اہلحدیثوں اور جمیع مسلمانوں کو تنظیم۔ اتحاد و اتفاق کی ترغیب" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو اتحاد کی تلقین کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حدیث درج کی گئی ہے۔ جو حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے مروی ہے۔ حدیث کا مضمون یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دفعہ زمین پر ایک خط مستقیم کھینچا۔ اور اس سیدھی لکیر کے دائیں بائیں چند آڑی لکیریں کھینچیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔ اور فرمایا سیدھا راستہ اسلام ہے۔ جو انسان کو جنت اور مغفرت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس سیدھے خط کے دائیں بائیں جو راستے ہیں۔ وہ شیطانی راہ ہیں۔ جو انسان کو شیطنت اور دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جو نقشہ کھینچا وہ اس قسم کا تھا:

شیطانی راستے
سیدھا راستہ ——— سیدھا راستہ
شیطانی راستے

یہ حدیث درج کرنے کے بعد اخبار اہلحدیث لکھتا ہے:۔

"سیدھا راستہ اسلام اہلحدیث ہے جس کی بابت ارشاد ہے۔ کہ ما انا علیہ و اصحابی۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔"

گویا مسلمان کہلانے والوں میں سے کوئی فرقہ بھی اس وقت سیدھے راستہ پر قائم نہیں۔ بجز فرقہ اہلحدیث کے۔ باقی سب شیطانی راہوں پر چل رہے ہیں۔ ہمیں "اہلحدیث" کے اس ادعا پر کوئی تعجب نہیں۔ البتہ تعجب کی بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں جسے اہلحدیث نے درج کیا ہے۔ یہ بتا دیا تھا۔ کہ صحیح راستہ پر کونسا گروہ ہوگا۔ اہلحدیث نے اسے پیش نظر نہیں رکھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ ارشاد جسے "اہلحدیث" نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ ہے۔ کہ ما انا علیہ و اصحابی یعنی فرقہ ناجیہ کی علامت یہ ہوگی۔ کہ وہ اسی منہاج پر ہوگا۔ جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ اب قابل غور امر یہ ہے۔ کہ وہ کونسا منہاج تھا جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ قائم تھے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ظاہری عبادات اب بھی اسی طریق پر کی جاتی ہیں۔ جس طریق پر صحابہ نے کیں۔ اور یہ عبادات تمام فرقے بجا لاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے موجودہ مسلمانوں کا قدم صراط مستقیم پر قائم نہیں سمجھا جاتا۔ اب لازماً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کو وہ کونسی بات حاصل تھی۔ جو آج کل کے مسلمانوں کو حاصل نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ صحابہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبوت ایسی عظیم الشان نعمت سے مستفیض تھے۔ خدا تعالے کا عظیم الشان نبی جو اولین و آخرین کا سردار ہے ان میں موجود تھا۔ اور صحابہ نبوت کے فیوض سے مستفیض ہوتے تھے۔ ان کے نتیجہ میں وہ ایک مسلک میں منسلک تھے۔ ایک ہاتھ پر جمع تھے۔ اور خدا تعالے کی راہ میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور کرتے تھے۔ مگر کیا اہلحدیثوں کو یہ باتیں حاصل ہیں۔ قطعاً نہیں۔ باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ اس وقت مسلمان کہلانے والوں کی وہی حالت ہو چکی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل عرب کی تھی۔ یہ نہیں مانتے۔ کہ کوئی مصلح ربانی مبعوث ہو سکتا ہے۔ وہ یہ تو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے وہی عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ جو انیس سو سال قبل یہودیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ مگر یہودیوں کے ڈر سے خدا تعالے نے ان کو مع جسم فانی کے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور اب تک جوں کا توں آسمان پر بٹھا رکھا ہے۔ مگر یہ نہیں مانتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جو خیر البشر ہیں۔ ان کے غلاموں میں سے اور آپ کی امت میں سے جو خیر امۃ ہے۔ کوئی مصلح مامور کیا جا سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ باوجود سخت احتیاج رکھنے کے وہ مسیح موعود کی شناخت سے اسی طرح محروم ہیں۔ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت مسیح اول کو شناخت کرنے سے محروم رہی اور آج تک روتی پیٹتی چلی آ رہی ہے۔ ایسے لوگ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے مسلک پر چل رہے ہیں۔

پھر نہ صرف "اہلحدیث" بلکہ تمام مسلمان اس نعمت سے محروم ہیں۔ کہ ان کا کوئی واجب الاطاعت امام اور راہنما نہیں۔ وہ ان بھیڑوں کی طرح ہیں۔ جو گلہ بان کے بغیر جنگل میں بھٹک رہی ہوں۔ جب صحابہ کرام اور رسول کریم سے مسلمانوں کا اس قدر تباین ہے۔ تو "اہلحدیث" کیونکر کہہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کہ ما انا علیہ و اصحابی صحیح مصداق فرقہ اہلحدیث ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں جماعت احمدیہ ہی خدا تعالے کے فضل سے ایک ایسی جماعت ہے۔ جو صحیح طور پر ما انا علیہ و اصحابی کی مصداق ہے۔ وہ اس انسان کی قائم کی ہوئی ہے جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں درجہ نبوت پایا۔ اور اس طرح نبوت کی نعمت سے مستفیض ہوئی۔ پھر جس طرح صحابہ نے رسول کریم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ جو چمبہ بسلسلہ تبلیغ گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

آج مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید مولوی دل محمد صاحب مبلغ اور ملک احمد خان صاحب کارکن دار الصناعت کے ہاں لڑکے تولد ہوئے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

افسوس مولوی سلطان علی صاحب آف بھیرو چیچی کی لڑکی عزیزہ بیگم صاحبہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مضمون مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں

آج کے "الفضل" میں مولوی محمد علی صاحب کا جو مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مفصل مضمون انشاء اللہ تعالےٰ کل کے پرچہ میں شائع ہوگا۔ اس کے کچھ زائد پرچے تحریک جدید نے خرید لئے ہیں۔ بیرونی جماعتیں اڑھائی روپیہ سیکڑہ کے حساب سے ان سے منگا سکتی ہیں۔ محصول ریل تحریک جدید کی طرف سے ادا ہوگا۔

"الفضل" کا یہ پرچہ کم از کم ۲۴ صفحہ کا ہوگا۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب کے عام اعتراضات کے جواب دینے کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مفصل بحث کی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے مایہ ناز اعتراضات کے مدلل جواب دیئے ہیں۔

امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت"

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام چھٹا امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مورخہ ۱۲ اخاء (اکتوبر) کو ہوگا۔ اس کتاب میں حضرت میاں صاحب نے مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق سیر کن بحث فرمائی ہے۔ اور اس مسئلہ کے متعلق غیر مبایعین کے تمام اعتراضات اور شبہات کا نہایت ہی خوبی اور وضاحت سے ازالہ کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت خصوصیت سے غیر مبایعین سے متعلقہ امور سے واقفیت حاصل کریں۔ اس لئے حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر اس دفعہ اس کتاب کے امتحان کا اہتمام کیا ہے۔ تمام احباب اور خواتین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ کثرت سے اس امتحان میں شریک ہوں۔ زعماء اور قائدین کرام کی خدمت میں درخواست اور پرزور تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ مخلصانہ کوشش فرمائیں۔ کہ کثرت سے دوست اس امتحان میں شریک ہوں۔ فیس داخلہ آئندہ کے لئے ۲ آنے مقرر کی گیا ہے فیس داخلہ کی وصولی لازمی ہے۔

عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حدیثوں میں مسیح موعودؑ کو نبی قرار دیا گیا ہے

۱۔ "صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴ حاشیہ طبع دوم)

۲۔ "صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا" (ایک غلطی کا ازالہ)

۳۔ "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

۴۔ "ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

۵۔ "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا۔ اور امتی بھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

۶۔ "خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۱)

۷۔ "جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

۸۔ "میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں۔ تا کہ ہمارے سید آقا کی پیشگوئی پوری ہو۔ کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔" (مکتوب بنام اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ضروری اعلان

جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سکول سٹاف نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال دسویں جماعت کی پڑھائی یکم تبوک ۱۳۲۰ ہش مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۱ء سے شروع کر دی جائے۔ اس لئے دسویں جماعت کے تمام طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۳۱ اگست ۱۹۴۱ء تک ضرور پہونچ جائیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جو دسویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تاریخ مقررہ سے قبل قادیان بھجوا دیں۔ تا کہ ان کی تعلیم میں حرج واقع نہ ہو۔ یہ اعلان صرف جماعت دہم کے لئے ہے باقی سکول اپنے وقت پر کھلے گا۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

چونکہ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ جناب حسام الدین حیدر صاحب ہفتہ عشرہ کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی غیر حاضری میں دار التبلیغ کلکتہ کے انچارج مولوی عبد الحفیظ صاحب رہیں گے۔ اور امارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہیں گے

ناظر اعلیٰ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ بھی پیغامی[۱] تھے

خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ جون ۱۹۴۱ء میں جناب میاں صاحب کے جرأت انگیز اعترافات

ذیل میں مولوی محمد علی صاحب کا وُہ مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو میرے خطبہ مطبوعہ "الفضل" ۱۸- جون کے جواب میں شائع ہُوا تھا۔ مولوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مَیں جماعت کو اُن کے خیالات سے واقف ہونے سے روکتا ہُوں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ الزام غلط ہے۔ میں اُن کی خواہش کے مطابق ان کا وُہ مضمون "الفضل" میں شائع کرتا ہُوں۔ اس کے بعد انشاء اللہ کل میرا جواب "الفضل" میں شائع ہوگا۔

—— خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

جناب میاں صاحب اور اختلافی مسائل

جب کبھی جناب میاں محمود احمد صاحب خود اختلافی مسائل پر کچھ فرماتے ہیں۔ تو مجھے ایک گونہ خوشی ہوتی ہے۔ کہ شائد کوئی فیصلہ کی راہ نکل آئے جس سے ہمارا اختلاف ختم ہوکر دونوں جماعتوں کی قوت اس عظیم الشان کام پر لگ سکے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔ اور جس کی اس وقت دُنیا کو سب سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ یعنی اسلام کے پیغام توحید اور اخوت کو دُنیا میں پہونچانا۔

جناب میاں صاحب کا ایک خطبہ

۱۸- جون ۱۹۴۱ء کے "الفضل" میں جناب میاں صاحب کا ایک خطبہ چھپا ہے جس کا عنوان ہے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق اللہ تعالےٰ آنحضرت صلعم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود مولوی محمد علی صاحب کی شہادت" میں اس رفاقت پر جس قدر فخر کروں بیجا نہ ہوگا۔ اس خطبہ کی ابتدار اور انتہا حسب معمول "پیغامیوں" کے متعلق "قادیانی خوش کلامی" سے ہوتی ہے۔ اور موضوع بھی یہی ہے۔ کہ جس اسلام کے ہم پیرو اور مبلغ کہلاتے ہیں۔ اس کی تعلیم کا کوئی نمونہ کبھی دُنیا کو دکھایا جائے۔

"پیغامیوں" کا ذکر

سب سے پہلے اپنے اور "پیغامیوں" کے اختلاف کا ذکر کرکے (یہ جناب میاں صاحب کی اولوالعزمی ہے۔ کہ باوجود بارہا ان کو توجہ دلانے کے کہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ لاتنابزوا بالالقاب وُہ اس نام سے ہمیں یاد کرتے ہیں۔ جس سے وُہ اپنے مریدوں کے دلوں میں ہمارے لئے تحقیر پیدا کرسکیں۔ حالانکہ نہ ہم نے کبھی اپنا وُہ نام رکھا۔ نہ دُنیا میں ہم اس نام سے مشہور ہیں) ہمیں ان لوگوں میں قرار دیا گیا ہے:-

"جو کہتے ہیں۔ کہ دُنیا میں قوت واہمہ ہی اصل چیز ہے"

پھر ارشاد ہوتا ہے

پھر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ "یہ درحقیقت مریض ہوتے ہیں۔ اور قوتِ فیصلہ ان میں نہیں ہوتی" اور ہماری مثال اپنے حملہ کے مقابل پر یوں بیان فرمائی ہے "ان کی مثال اس کبوتر کی طرح ہوتی ہے۔ جو آنکھیں بند کرکے یہ سمجھ لیتا ہے کہ اب بلی اس پر حملہ نہ کرسکے گی" یہ واقعی بیچارے کبوتروں کی غلطی ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو جناب میاں صاحب کے حملے سے محفوظ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وُہ ہر وقت ان کی گردن مروڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ابھی ابھی مولانا غلام حسن صاحب اور صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی گردن مروڑ چکے ہیں۔ کیونکہ ان بزرگوں کے عقیدے اب تک وُہی ہیں۔ جو ہمارے ہیں۔ مگر عقائد کی طرف سے انھوں نے آنکھیں بند کرلیں۔ اور قادیانیت کی بلی کا شکار ہوگئے۔ اس کے بعد جناب میاں صاحب کی تعلّی اور بھی ترقی کرتی ہے:-

"بھلا وُہ کونسی چیز تھی۔ جس نے حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفوں کو ضد پر قائم رکھا تھا۔ اور وُہ کونسی بات تھی جس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مخالفوں کو ان کے مقابل پر کھڑا کر رکھا تھا"

پھر داؤد۔ سلیمان۔ عیسےٰ اور آنحضرت صلعم کی مخالفت کا ذکر کرکے ارشاد ہوتا ہے:-

"کوئی نہ کوئی نفسانی غرض، کوئی پوشیدہ مقصد اور یا پھر کوئی دماغی کمزوری اس کا سبب ہوتا ہے قربانی کرنے یا دوسروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت اور ہمت ان میں نہیں ہوتی"

اور تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے:-

"یہی حال ہمارے پیغامی دوستوں کا ہے"

گویا ایک طرف جناب میاں صاحب تمام پیغمبروں کے نمائندے۔ اور دوسری طرف پیغامی ابوجہل اور ابولہب اور تمام پیغمبروں کے مخالفین کے نمائندے یہ ہے جناب میاں صاحب کے نزدیک وُہ جماعت جس کو حضرت مسیح موعود نے تیار کیا۔ اور جس نے ہزارہا کی تعداد میں تبلیغ اسلام کے لئے کتابیں دُنیا میں پہونچائیں۔ اور چار زبانوں میں قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کی۔ جس نے یورپ کے ملکوں میں اسلامی مشن قائم کئے۔ اور ہزارہا لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ جن کے پیدا کردہ لٹریچر کو آج اسلامی اور غیر اسلامی دُنیا اسلام کا بہترین لٹریچر سمجھتی ہے۔ جن کے متعلق مارمڈیوک پکتھال جیسے فاضل انسان کا یہ اعتراف موجود ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر تجدید اسلام کی تبلیغی یا مدلل خدمت اور کسی زندہ انسان نے نہیں کی۔ جن کی تصنیفات کو آج غیر مسلم بھی اسلام کی صحیح تصویر مانتے ہیں خطبہ ختم اس مثال پر ہوتا ہے۔

"ایسے لوگوں کی مثال وہی ہوتی ہے۔ جیسے ایک نٹ باریک رسی پر چڑھ کر ناچتا۔ کودتا۔ چھلانگیں لگاتا، اپنی جان کو خطرات میں ڈال کر کوئی کھیل دکھاتا ہے۔ تو نیچے سے ایک بڈھا کہہ دیتا ہے۔ میں نہ مانوں"

قابل افسوس مثالیں

معلوم نہیں۔ ایسے مقدس مقام پر کھڑے ہوکر۔ پھر جمعہ کے خطبہ میں ایسی مثالیں جناب میاں صاحب کو کیوں سوجھتی ہیں۔ یہ تو یقینی بات ہے۔ کہ "میں نہ مانوں" کہنے والا بڈھا اس عاجز کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ وُہ "نٹ" کون ہے۔ جو باریک رسی پر چڑھ کر ناچتا، کودتا۔ چھلانگیں لگاتا ہے۔ اور مختلف کھیل دکھاتا ہے۔ مثال صرف اسی بات پر دی گئی ہے۔ کہ جناب میاں صاحب بڑے بڑے اچھے دلائل دیتے ہیں۔ مگر "میں نہ مانوں" کہنے والا بڈھا تو نہیں مانتا۔ اب سمجھنے والے سمجھ لیں۔ کہ جناب میاں صاحب کے نزدیک یہ "نٹ" کون ہے۔ یہ ہے اس عدم توازن کا نتیجہ جس کی طرف جناب میاں صاحب کا دماغ بے اختیار چلا جاتا ہے۔

مضمون کا اصل موضوع

اب میں اصل بحث کی طرف آتا ہوں اور یہی فی الحقیقت میرے اس مضمون کا اصل موضوع ہے۔ جناب میاں صاحب نے جو دلائل حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق دیئے ہیں۔ میں ان تمام کو لفظ بہ لفظ قارئین پیغام صلح کے سامنے لانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ جناب میاں صاحب میرے اس جواب کو جو اصل مضمون کے متعلق میں اب لکھتا ہوں۔ اپنے اخبار "الفضل" میں شائع کردیں۔ جب جناب میاں صاحب کے نزدیک ان کے دلائل اس قدر وزنی ہیں کہ سوائے ایک سوفسطائی کے کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ تو ان کے جواب میں جو کچھ میں کہونگا وُہ محض وہم ہی وہم ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ جناب میاں صاحب اپنے مریدین کے متعلق اس قدر بدگمان نہ ہوں گے۔ کہ ان کے محض وہمی باتوں کی بناء پر پھسل جانے کا انہیں اندیشہ ہو۔ بلکہ میرے وہمی دلائل کو دیکھ کر تو ان کے مرید اور بھی زیادہ مضبوط ہوجائیں گے۔

---

[۱] ہم تو احمدی ہیں مگر قادیانی بزرگ ہمیں پیغامی کے نام سے ہی یاد کرنا پسند کرتے ہیں۔ صرف انہی کی خاطر یہ لفظ اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود بھی احمدی تھے۔

یہ تجویز میاں صاحب کے لئے فائدہ مند ہے

دوسری طرف اس تجویز سے میاں صاحب کو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت جو ان کے نزدیک محض وہم میں مبتلا ہے۔ ایک حقیقت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور وہ جناب میاں صاحب کے عقائد کو صحیح تسلیم کرلیں گے۔ اور میرا ساتھ چھوڑ کر ان کے ساتھ ہو جائیں گے لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہہ دیتا ہوں۔ کہ جناب میاں صاحب اس تجویز کو کبھی منظور نہ کریں گے۔ اس کی وجہ ہے اپنے مخالف کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے لانے سے وہی شخص ڈرتا ہے۔ جسے یہ خوف ہو کہ اس کی جماعت مخالف کے دلائل سے متاثر ہو کر پھسل جائے گی۔ سو یہی خوف جناب میاں صاحب کے دل میں ہے۔ مونہہ سے خواہ وہ کچھ کہیں۔ ورنہ یہ تجویز ایسی سہل ہے کہ بغیر کوئی تکلیف اٹھائے حق اور صداقت واضح ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں جماعتیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں:

اپنے دلائل کو کمزور کون سمجھتا ہے؟

اگر جناب میاں صاحب غور نہیں فرماتے تو ان کے مرید ہی غور کریں۔ کہ اپنے دلائل کو کمزور کون شخص سمجھتا ہے۔ وہ جو دوسرے کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے آنے سے روکتا ہے۔ یا وہ جو بار بار یہ سہل سی تجویز پیش کر چکا ہے۔ مونہہ سے جناب میاں صاحب جس قدر بلند دعاوی چاہیں کریں۔ مگر ان کا طرز عمل یہ بتا رہا ہے۔ کہ ان کا دل ہمارے دلائل کی مضبوطی کے خوف سے کانپ رہا ہے۔ اور ان کے نزدیک اس کے سوا اپنی جماعت کی حفاظت کا اور کوئی طریق ہی نہیں۔ کہ وہ ہمارے دلائل کو ان کے سامنے نہ آنے دیں:

میاں صاحب کے اصل دلائل

اب میں جناب میاں صاحب کے اصل دلائل کو لیتا ہوں۔ سب سے پہلے آنحضرت صلعم کی شہادت۔ جناب میاں صاحب نے پیش کی ہے۔ میں ان کے اپنے الفاظ میں ہی یہ شہادت پیش کرتا ہوں۔

۱۔ "بے شک آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں مجددین آئیں گے۔ مگر یہ بھی تو فرمایا ہے کہ نبی بھی ہو گا۔"

۲۔ "اس حدیث کو بعض لوگ ضعیف قرار دے دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے استعمال کیا ہے۔

۳۔ "پیغامی کہتے ہیں کہ یہ لفظ جو ہے اس کے کچھ اور معنی ہیں۔ ہم کہتے ہیں بہت اچھا ہم مان لیتے ہیں۔ کہ آپ نے یہ لفظ مجدد یا محدث کے معنوں میں استعمال فرمایا"

۴۔ "آنحضرت صلعم نے بے شک استعارات بھی استعمال فرمائے ہیں۔ مگر ایسی چیزوں میں جن کا ایمان سے تعلق نہیں۔ مثلاً پیشگوئیاں ہیں۔ کسی پیشگوئی کے کسی حصہ کا پتہ نہ بھی لگے تو کوئی وجہ نہیں۔ اور نہ ان پر جب تک سمجھ نہ آئے ایمان لانا ضروری ہے۔ اس لئے آپ نے استعارے استعمال فرمائے"

۵۔ "لیکن ایمان کے ساتھ تعلق رکھنے والی کسی بات میں آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اگر کہیں استعارہ استعمال فرمایا تو دوسری جگہ اس کی وضاحت بھی فرما دی۔ مثلاً جہاں حضرت مسیح ... کے آسمان سے آنے کا ذکر فرمایا وہاں اماماکم منکم فرما کر اس طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ آنے والا مسیح تم میں سے کا ہوگا۔ یعنی امت محمدیہ کا فرد ہوگا۔"

میاں صاحب خود ڈگری دے رہے ہیں

اب ان اعتراضات کو سلسلہ وار لیجئے تو معلوم ہوگا۔ کہ جناب میاں صاحب اپنے خلاف خود ڈگری دے رہے ہیں۔ کسی دوسرے کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ اعتراف اول کی رو سے میاں صاحب کا مسلمہ مذہب کہ اس امت میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے باطل ہو گیا۔ کیونکہ آپ نے یہاں یہ تسلیم کر لیا۔ کہ آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق اس امت میں مجددین ہی آئیں گے۔ ہاں ایک اور صرف ایک نبی ہوگا۔ جناب میاں صاحب نے اس خطبہ میں یہ تو تسلیم کر لیا۔ کہ اس امت میں آنحضرت صلعم نے مجددین کے آنے کا وعدہ دیا ہے۔ مگر ایسی کوئی حدیث پیش نہیں کی جس میں انبیاء کے آنے کا ذکر ہو۔ اور کرتے کہاں سے۔ ایسی کوئی حدیث ہے ہی نہیں تو یہ اعتراف ہے کہ اس امت میں نبی نہیں آئیں گے۔ مجددین ہی آئیں گے۔ لیکن اس سلسلہ میں مجددین میں ایک استثنا جناب میاں صاحب کے نزدیک ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح موعود کو ایک حدیث میں نبی بھی کہا گیا ہے۔ اس لئے آگے پیچھے تو سب مجدد ہی آئیں گے۔ صرف مسیح موعود ایک نبی ہوگا۔ اس کی بنیاد نواس بن سمعان کی ضعیف حدیث پر ہے۔ جس کا ذکر آگے آتا ہے:

دوسرا اعتراف

جناب میاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو بعض لوگ ضعیف قرار دے دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود نے اسے استعمال فرمایا۔ مشکل یہ ہے۔ کہ ان بعض لوگوں میں سے جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود بھی ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے۔ وہ خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔ اور صریح ثابت ہوتا ہے۔ کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے۔ یہ فرض جناب مسلم کے سر پر تھا۔ کہ وہ اپنی ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے دفع کرتے مگر انہوں نے جواب تعارض کا ذکر تک نہیں کیا۔ تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعی اور یقینی اور صاف اور صریح سمجھتے تھے۔ اور نواس بن سمعان کی حدیث کو از قبیل استعارات و کنایات خیال کرتے تھے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۸)

"یقیناً سمجھو کہ اس حدیث اور ایسا ہی اس کی مثال کے ظاہری معنی ہرگز مراد نہیں۔ اور قرائن تو یہ ایک شمشیر برہنہ ہے کہ اس کو اس کی طرف جانے سے روک رہے ہیں۔ بلکہ یہ تمام حدیث ان مکاشفات کی قسم میں سے ہے جن کا لفظ لفظ تعبیر کے لائق ہوتا ہے" (ازالہ اوہام صہ ۲۳۲)

بات موٹی ہے حضرت مسیح موعود نے اسے ساقط الاعتبار قرار دیا ہے۔ اور تمام کی تمام حدیث کو مع اس حصہ کے جس میں مسیح ابن مریم کے نام کے ساتھ نبی اللہ کا لفظ بولا گیا ہے۔ صرف اس صورت میں قبول کیا ہے۔ کہ اس کو استعارہ اور مجاز قرار دیا جائے۔ جناب میاں صاحب کا اس کے صرف اس حصہ کو مستثنیٰ قرار دینا جس میں نبی کا لفظ آیا ہے۔ ایک باطل دعوے ہے۔ جس کی کوئی سند وہ پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ میں آگے چل کر دکھاؤں گا کہ اس خاص حصہ کو تو خود حضرت مسیح موعود نے بار بار مجاز اور استعارہ کہا ہے اور اس کو حقیقت پر محمول کرنے سے انکار کیا ہے۔ جناب میاں صاحب کو یہ مناسب نہ تھا۔ کہ وہ ایسا بیان حضرت صاحب کی طرف منسوب کرتے۔ جو خلاف واقعات ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس حدیث کو استعمال ضرور کیا ہے۔ مگر ساقط الاعتبار کہہ کر یوں استعمال کیا ہے۔ کہ اس حدیث کا لفظ لفظ مجاز اور استعارہ ہے۔ جناب میاں صاحب نے ان باتوں کو مخفی رکھ کر حق کا اخفا کیا ہے۔

علاوہ ازیں یہی روایت نواس بن سمعان کی مسلم کے علاوہ ترمذی میں بھی آئی ہے۔ اور ترمذی میں حضرت مسیح ابن مریم کا لفظ بار بار آیا ہے۔ نبی اللہ کا لفظ جو مسلم کی روایت میں آیا ہے وہ ترمذی میں موجود نہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی اللہ کا لفظ کسی راوی کا ذاتی تصرف ہے۔ جو مسیح ابن مریم کے نام کے ساتھ اس نے لگا دیا۔ کہ اس کے خیال میں مسیح ابن مریم سے مراد مسیح اسرائیلی ہے۔ ایک اس قدر کمزور روایت کی بناء پر یہ کہنا کہ آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک نبی بھی ہوگا۔ حد درجہ کی جسارت ہے۔ آنحضرت صلعم نے صرف نزول ابن مریم کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی کو امام بخاری نے قبول کیا ہے۔ تمام مجموعہ روایات میں نواس بن سمعان کی صرف ایک روایت ہے۔ جس میں نزول ابن مریم کے ساتھ نبی اللہ کا لفظ بڑھایا ہے۔ باقی تمام احادیث نزول ابن مریم میں خواہ وہ بخاری میں ہوں یا مسلم میں یا دیگر صحاح ستہ میں نبی اللہ کا لفظ نہیں۔ اور نواس بن سمعان کی بھی ترمذی کی روایت میں لفظ نبی اللہ صحیح موجود نہیں:

اس قدر رمز در بنیاد ہر یہ کہنا کہ اگر حدیث میں مجددین کے آنے کا وعدہ ہے۔ تو ایک نبی کے آنے کا ذکر بھی ہے۔ ایسا دعویٰ باطل ہے جسے کوئی عقلمند ایک لمحہ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ایک راوی کا خیال ہے۔ باقی تمام روایات اس خیال کو غلط قرار دیتی ہیں۔ اور ہم اسے اسی حد تک ہی قبول کر سکتے ہیں جہاں تک حضرت مسیح موعود نے اسے قبول کیا ہے یعنی صرف اس رنگ میں کہ اسے مجاز اور استعارہ مانا جائے۔ اگر اس حق کو قبول کرنے کا نام پیغامیت ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ پہلے پیغامی تھے جنہوں نے ہمیں اس راہ پر ڈالا۔

تیسرا اعتراف

(۳) "پیغامی یہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ جو ہے اس کے کچھ اور معنی ہیں"۔ الحمد للہ کہ جناب میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کو اب کھلے الفاظ میں پیغامی بنا دیا۔ اور "ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" کی تشریح بھی کر دی۔ کیونکہ یہ اور معنے خود حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں۔ اور آپ کے ہی ارشاد کے مطابق ہم یہ معنے کرتے ہیں ایک جگہ نہیں۔ آپ نے بار بار یہ معنی کئے ہیں۔ اختصار کے لئے صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں:-

"آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ وہ انہی مجازی معنوں کی رو سے ہے۔ جو صوفیائے کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا؟" (انجام آتھم ص ۲۷)

"وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے ..... جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آ گیا۔ اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیا ہوا کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائے گی یا کچھ اور ..... توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو" (سراج منیر ص ۳)

آخری الفاظ کو جلی قلم سے میں نے لکھوایا ہے میں ایسے لفظ کہوں تو میاں صاحب برا منائیں گے حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں توجہ دلاتا ہوں۔

چوتھا اعتراف

(۴) جب یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت صلعم نے استعارات استعمال فرمائے ہیں۔ اور اس کی مثال خود میاں صاحب نے پیشگوئیوں سے دی ہے۔ یعنی پیشگوئیوں میں لازماً استعارات استعمال ہوئے ہیں۔ تو مسیح ابن مریم کا آنا بھی ایک پیشگوئی ہی ہے۔ اور میاں صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نواس بن سمعان والی حدیث کے متعلق جس میں لفظ نبی اللہ ابن مریم کے ساتھ بڑھایا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ لفظ لکھے ہیں:-

"یہ تمام حدیث مکاشفات کی قسم میں سے ہے۔ جن کا لفظ لفظ تعبیر کے لائق ہوتا ہے"۔

اور پھر پیشگوئی بھی ایسی ہے جو محض ایک خواب کے رنگ میں ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں پرزور دلائل سے یہ ثابت کیا ہے۔ اور خواب میں استعارہ اور بھی غالب ہوتا ہے جناب میاں صاحب نے حقیقۃ النبوۃ کے ص ۱۹۱ پر لکھا ہے:-

"گو اس حدیث میں کثرت سے استعارہ استعمال ہوا ہے۔ مگر مسیح موعود کے عہدے کو استعارہ نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ کوئی شخص کہہ دے گا۔ کہ اس حدیث میں چونکہ سب استعارے ہیں اس لئے مسیح بھی ایک استعارہ ہے اور مہدی بھی ایک استعارہ ہے"

یہ لفظ بتاتے ہیں کہ جناب میاں صاحب نے جس طرح حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو نہیں پڑھا۔ اس لئے ان کے خلاف لکھ جاتے ہیں۔ اور ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود کی تکفیر ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیث کو بھی بغیر پڑھے کے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں مہدی کا تو ذکر تک نہیں۔ اور مسیح کا لفظ بھی یوں نہیں۔ بلکہ مسیح ابن مریم ہے اور یہ یقیناً استعارہ ہے بہر حال اس پیشگوئی کے لفظ نبی کو خود حضرت مسیح موعود نے صراحت سے مجاز اور استعارہ قرار دیا ہے۔ اب چاہیں تو جناب میاں صاحب بھی حضرت مسیح موعود کے پیچھے لگ کر پیغامی بن جائیں۔ اور چاہیں تو حضرت مسیح موعود سے الگ ہو کر اپنا ایک نیا مذہب بنا لیں۔ جس طرح پہلے مسیح کے غالی پیروؤں نے بنا لیا بہر حال حضرت مسیح موعود جناب میاں صاحب کی اس پیشگوئی کی دلیل کی رو سے پیغامی قرار پائے کہ آپ اس حدیث کے ایک ایک لفظ کو استعارہ قرار دیتے ہیں۔

پانچواں اعتراف

(۵) جناب میاں صاحب کو یہ علم تھا کہ حضرت مسیح موعود نے خود ہی نواس بن سمعان والی حدیث میں لفظ نبی کے معنے مجدد یا محدث کئے ہیں۔ اور اسے مجاز اور استعارہ قرار دیا ہے۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو محض اس لئے پس پشت پھینکتے ہیں کہ حدیث میں آنے والے مسیح کو مجدد نہیں کہا۔ مسیح موعود کے لئے آپ نے مجدد یا محدث کا لفظ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔ "اگر تو صاف تھی کہ جب وعدہ صرف مجددوں کے آنے کا دیا ہے نہ نبیوں کے آنے کا۔ تو جو بھی آئے گا مجدد ہی آئے گا۔ مجدد کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس دقت کو بھی انہوں نے خود ہی حل کر دیا جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں "امامکم منکم" فرما کر اس طرف توجہ دلا دی کہ وہ آنے والا مسیح تم میں سے ہی ہوگا یعنے امت محمدیہ کا فرد ہی ہوگا"۔ تو فرمائیے۔ اب دقت کیا رہی۔ امامکم منکم تو صراحت سے بتاتا ہے کہ وہ اس امت کا ایک مجدد ہوگا۔ کیونکہ ہر مجدد اپنے وقت کا امام ہوتا ہے۔ اور یہ بھی میاں صاحب تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ اس امت کے لئے صرف مجددین کے آنے کا وعدہ ہے۔ انبیاء کے آنے کا کوئی وعدہ نہیں۔ تو جو کوئی بھی اس امت کے اندر موعود ہوگا۔ وہ مجدد ہی ہوگا نہ کہ نبی۔ کیونکہ وعدہ ہی مجددین کے آنے کا ہے۔ نہ نبیوں کے آنے کا۔ اور جناب میاں صاحب کی یہ دقت بھی کہ آنے والے مسیح کو مجدد نہیں کہا حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ حضرت مسیح موعود ازالہ اوہام میں ص ۵۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مسیح چودھویں صدی کا مجدد ہوگا"

کیا جناب میاں صاحب کے نزدیک یہ حضرت صاحب نے غلط لکھا تھا بہر حال اس چوتھی دلیل کی رو سے بھی حضرت مسیح موعود پیغامی ثابت ہوئے۔

اللہ تعالےٰ کی شہادت

آنحضرت صلعم کی شہادت کو پیش کرنے کے بعد جناب میاں صاحب نے اللہ تعالےٰ کی شہادت یوں پیش کی ہے:-

"اب چاہیئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ اس غلطی کا ازالہ فرما دیتا اور کہہ دیتا اس حدیث سے غلطی نہیں کھانی چاہیئے۔ آپ کا اصل مقام محدث ہے۔ آپ نبی ہیں"۔

تعجب یہ ہے کہ جناب میاں صاحب کس جرأت سے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو رد کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو کہا۔ لیکن جو نہ مانے اس کا کیا علاج۔ "نبوت کا دعوےٰ نہیں بلکہ محدثیت کا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے"۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۱)

میں جناب میاں صاحب سے صرف اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے نزدیک یہ حضرت صاحب نے جھوٹ لکھا تھا۔ کہ دعوےٰ نبوت کا نہیں بلکہ محدثیت کا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور اگر یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا تھا۔ تو کیا یہ حکم حضرت مسیح موعود نے اپنے دل سے بنا لیا تھا یا خدا نے ایسا کہا تھا۔ اور اگر خدا تعالےٰ نے ایسا کہا تھا۔ تو اور جناب میاں صاحب کیا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی غلطی امکانی طور پر واقعی ایک صحیح حدیث کے لفظ نبی اللہ سے لگ سکتی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود کو یہ بتا کر کہ آپ کا اصل مقام محدث ہے نبی نہیں اس غلطی کو دور کر دیا گیا۔ مگر جو خود اس غلطی میں رہنا چاہیں انہیں کون نکال سکتا ہے۔

جب میاں صاحب کو یہ نظر نہ آیا

میاں صاحب کو حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ نظر نہ آیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتایا۔ کہ آپ کا اصل مقام دراصل محدث ہے نہ کہ

مگر یہ نظر آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ الہام کیا کہ "دنیا میں ایک نبی آیا" حالانکہ اس کی دوسری قرأت "نذیر آیا" کو بھی حضرت صاحب نے ترجیح دی ہے۔ اور پھر آپ کے شائع شدہ مجموعہ الہامات میں "سینکڑوں" دفعہ لفظ نبی کا استعمال بھی نظر آگیا۔ اور ایک حساب کے رو سے یہ سینکڑوں سے لاکھوں بن گئے کیا یہی وہ دلیل نہیں جس کی بنا پر عیسائیوں نے مسیح کو خدا کا بیٹا بنا لیا۔ ایک موٹی سمجھ کا آدمی بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ جب ایک لفظ کی ایک تشریح کر دی جائے۔ تو پھر چاہے اسے ایک دفعہ استعمال کیا جائے یا ہزار دفعہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ میں حیران ہوں کہ جناب میاں صاحب کس کی پیروی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی یا اپنے نفس کی خواہشات کی ایک دفعہ نہیں بار بار حضرت مسیح موعود نے یہ تصریح فرمائی۔ کہ آپ کے الہامات میں لفظ نبی اور رسول سے مراد محدث ہے ایک دو حوالے کافی ہیں۔

حوالے

"یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا۔ اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ ولکل ان یصطلح۔ سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔ ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلعم نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یاد کرے"

(سراج منیر صفحہ ۳-۴)

"اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت، یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اسے بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ اس کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میرے لئے آیا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا"

(انجام آتھم صفحہ ۲۸)

ان تمام تشریحات کو رد کرنے کے لئے میاں صاحب کی یہ ایجاد واقعی قابل داد ہے۔

کیا حضرت مسیح موعود نے بھی ایسا ہی کیا

حضرت مسیح موعود کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں درباره نبوت منسوخ ہیں۔ اور ان سے حجت پکڑنا غلط ہے۔ مگر کیا حضرت مسیح موعود نے خود کبھی یہ کہا کہ میری ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں منسوخ ہیں۔ اگر جناب میاں صاحب کے دل میں واقعی حضرت مسیح موعود کی کوئی عزت ہے تو یا تو وہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر سے دکھائیں کہ میری ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریریں منسوخ ہیں۔ یا اپنی اس تحریر کو واپس لیں۔ تاکہ ان کے مرید گمراہی سے باہر نکلیں۔

تحریروں کو منسوخ کہنے کے کیا معنے

اور کیا جناب میاں صاحب نے یا ان کے مریدین نے کبھی یہ غور کیا۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریروں کو منسوخ کہنے کے کیا معنے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو یہ کہا تھا۔ کہ آپ محدث ہیں نبی نہیں اور ۱۹۰۱ء میں کہا کہ آپ نبی ہیں محدث نہیں۔ اس لئے ۱۸۹۱ء میں جو کچھ کہا تھا وہ منسوخ ہو گیا مگر محدث ہیں نبی نہیں۔ نبی ہیں محدث نہیں۔ دونوں متضاد باتیں ہیں ان میں سے سچی صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ دوسری جھوٹی ہوگی یہ جھوٹ کس کی طرف منسوب کیجئے۔ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی طرف یا اس کے مامور کی طرف؟ یہ ہے دین کو بچوں کا کھیل بنانا۔ ہاں یوں کہئے کہ ۱۸۹۱ء میں آپ فی الواقع محدث تھے۔ نبی نہ تھے اور ۱۹۰۱ء میں ترقی دے کر نبی بنا دیا گیا، تو کم سے کم جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی طرف یا اس کے مامور کی طرف منسوب نہ کرنا پڑتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نہیں کہا تھا کہ آپ محدث ہیں۔ نبی نہیں تو آپ کا یہ لکھنا کہ "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" جھوٹ ٹھہرتا ہے اور اگر آپ نے جھوٹ نہیں کہا۔ تو پھر نعوذ باللہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا پڑا۔ کہ ۱۸۹۱ء میں کہا کہ آپ محدث ہیں نبی نہیں اور ۱۹۰۱ء میں کہا کہ آپ نبی ہیں محدث نہیں۔ ۔ ۔

. . . .

مقام غور

اور پھر مقام غور ہے۔ کہ اگر ۱۹۰۱ء میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ آپ نبی ہیں محدث نہیں تو پھر ۱۹۰۳ء میں اپنے عقائد کا ذکر کے بیچ مواہب الرحمٰن میں یہ کیوں لکھا۔

"و خدا را مکالمات و مخاطبات است با اولیائے خود دریں امت و ایشاں را رنگ انبیا دادہ میشود و در حقیقت انبیاء نیستند۔ زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ است"

(صفحہ ۶۶، ۶۷)

اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیاء کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے اور ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے اور وہ در حقیقت نبی نہیں۔ اس لئے کہ قرآن نے حاجت شریعت کو کمال کو پہنچا دیا جناب میاں صاحب کے سامنے یہ تحریر حضرت صاحب کی بیسیوں دفعہ پیش کی گئی۔ مگر اس کا جواب وہ کبھی نہیں دیتے اور دو کس طرح۔ اس کا جواب کوئی ہے ہی نہیں۔ اسی لئے وہ مباحثہ کے میدان میں نکلنے سے گریز کرتے ہیں البتہ ان کے بعض ناواقف مرید بے سوچے سمجھے یہ جواب دے دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ اولیاء اللہ کا ذکر ہے اور حضرت مسیح موعود تو نبی ہیں۔ مگر ان نادانوں کو اتنا پتہ نہیں کہ کسی کو اس سے مستثنیٰ کرنے کے معنے یہ ہونگے کہ قرآن نے حاجت شریعت کو کمال کو نہیں پہنچایا پھر سیدھے ہاد اللہ کے آگے کیوں نہیں گرتے۔

میاں صاحب سے اپیل

مکرم میاں صاحب۔ میں آپ سے ایک اپیل کرتا ہوں۔ اگر آپ کے دماغ میں یہ خیال کہ حضرت مسیح موعود در حقیقت نبی ہیں ایسا پھنس گیا ہے کہ آپ اپنے آپ کو معذور سمجھتے ہیں تو کم سے کم اپنے مریدوں کو گمراہ کرنے کا بوجھ اپنی گردن پر نہ لیں۔ یہ باتیں ان کے سامنے آنے دیں۔ میں آپ کی تحریر کو اپنے اخبار میں شائع کرتا ہوں۔ آپ اس تحریر کے اس حصہ کو جو مسئلہ زیر بحث سے تعلق رکھتا ہے اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔

ایک الہام کے غلط معنے

ایک عرض اور بھی کرتا ہوں۔ آپ لوگوں کو حضرت صاحب کے ایک نہایت صاف الہام کے غلط معنے کر کے گمراہی میں ڈال رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا الہام میرے متعلق یہ تھا "آپ بھی صالح تھے! اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" اس کے یہ معنی کرنا کہ میں حضرت مسیح موعود سے دور ہو گیا ہوں آپ کی ذہانت کا ثبوت تو بے شک ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی تاویل باطل کی بھی یہ ایک بے نظیر مثال ہے حضرت صاحب مجھے بلا کر اپنے پاس بٹھاتے ہیں اس لئے کہ میں آپ کا ہی کام آپ کے بعد کر رہا ہوں۔ تو اس لئے جب اس دوسرے عالم میں جاؤنگا جہاں میرا یہ محسن پہلے پہنچ چکا ہے تو وہ "مجھے یہی ارشاد فرمائے گا۔

آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے مگر لوگوں نے بدگمانی کی۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ جناب میاں صاحب تو بال کی کھال اتارنے میں ماہر ہیں۔ مگر الہام کے اس نقطہ پر کیوں غور نہیں کرتے۔ اور کون صالح تھا۔ اور نیک ارادہ رکھتا تھا۔ کہ آپ کو یہ کہنا پڑا۔ کہ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ وہی جو اپنے پاس بٹھاتا ہے۔ اور یہ بھی غور فرمائیں۔ کہ آپ جو میری طرف حضرت مسیح موعود کا ساتھ چھوڑنا منسوب کرتے ہیں۔ تو آخر کس رنگ میں مَیں نے حضرت صاحب کا ساتھ چھوڑا۔

عقائد اور کام

دو ہی چیزیں ہیں عقائد یا کام۔ عقائد کے لحاظ سے میں حضرت مسیح موعود کی ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کی تحریروں کو قبول کرتا ہوں۔ اور آپ ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۱ء تک یعنی اکیس سال کی تحریروں کو منسوخ قرار دیکر رد کرتے ہیں۔ اور صرف ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء تک سات سال کی تحریروں کو قبول کرتے ہیں۔ یعنی صرف چوتھے حصہ کو۔ تو فرمایئے میں نے حضرت مسیح موعود کو چھوڑا یا آپ نے۔

پھر میں حضرت صاحب کے الہامات کو بھی قبول کرتا ہوں۔ کہ آپ کو الہامات میں نبی کے نام سے پکارا گیا۔ اور آپ کی اس تشریح کو بھی قبول کرتا ہوں۔ کہ یہاں لفظ نبی سے لغوی معنی میں پیشگوئی کرنیوالا یا مجازی معنی میں محدث مراد ہے۔ آپ الہامات کو قبول کرتے ہیں اور تشریح کو رد کرتے ہیں۔ اور اسکے خلاف ایک اپنی تاویل کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو حضرت صاحب کی کثیر تحریروں کو رد کرنا پڑتا ہے۔ تو فرمایئے مسیح موعود کو آپنے چھوڑا یا مَیں نے؟

اب رہا کام۔ حضرت صاحب نے صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ اور اپنے دعوی مسیح موعود کے ساتھ ہی لکھا ہے۔

"میں چاہتا ہوں۔ ایک تفسیر بھی تیار کرکے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ

یہ میرا کام ہے" (ازالہ اوہام ص ۷۷۳)

اب للہ غور فرمائیں۔ کہ جس کام کو حضرت مسیح موعود نے اپنا کام قرار دیا تھا۔ وہ کس کے ہاتھ سے ہوا۔ میرے ہاتھ سے یا آپ کے ہاتھ سے؟ یہ نہیں۔ کہ آپ کی توجہ اس طرف نہیں تھی۔ نہیں۔ آپ خوب جانتے تھے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود کا کام ہے۔ اس لئے خلافت کی گدی پر بیٹھتے ہی آپ نے بڑے زوروں میں یہ اعلان کیا۔ کہ ہم ایک پارہ ماہوار انگریزی ترجمہ اور تفسیر کرکے اسے شائع کردیں گے۔ مگر چونکہ خدائی ارادہ یہ نہ تھا۔ اس لئے آپ سے قریبًا ساری جماعت کو ساتھ لیکر اور بے شمار سامانوں کے باوجود یہ کام نہ ہوسکا۔

آپ سے نہ ہو سکا

ایک پارہ شائع کرکے آپ رہ گئے آپکو بار بار توجہ دلائی گئی۔ مگر آپ سے نہ ہوسکا۔ مریدوں کو یہ یقین دلایا جاتا رہا۔ کہ ترجمہ اور تفسیر تیار ہے مولوی شیر علی صاحب اسے ولایت بھی لیکر پہنچ گئے۔ تاکہ اس کی تصحیح ہوجائے۔ مگر یہ کام آپکے ہاتھ سے ہونا خدا کو منظور نہ تھا۔ اس لئے نہ ہوا۔ اور نہ ہوسکا۔ تحریک جدید کے لاکھوں روپے بھی آئے۔ جائیداد بھی بے حساب بن گئی۔ مگر قرآن شریف کی طبع کا کام نہ ہوسکا۔ جوبلی بھی آئی۔ تین لاکھ روپے کی تھیلی بھی آپ کے ہاتھ میں آئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کا کام آپ سے نہ ہوسکا۔ اور مجھ عاجز سے باوجود انتہا درجہ کی بے سروسامانی کے اللہ تعالےٰ نے نہ صرف یہ کام لیا۔ بلکہ محض اپنے کرم سے اس کو قبولیت کا ثمر بھی عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ اس کی چالیس ہزار کاپی دنیا میں پہنچ گئی۔ ڈچ زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوگیا۔ اردو میں بھی ہوگیا۔ اب آپ خدا کے ساتھ جنگ نہ کریں۔ اور حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کے سامنے اپنا سر جھکا دیں۔

"یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسے مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے۔ اور مجھ میں ہی داخل ہے۔"

مَیں اپنے مرشد کے الفاظ کو دہراتا ہوں۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

محمد علی

ڈلہوزی ۳ جولائی ۱۹۴۱ء (پیغام صلح ۲۳ جولائی ۱۹۴۱ء)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ اگست اسکورڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ البانیہ میں بغاوت ہو گئی ہے۔ مسولینی نے بغاوت فرو کرنے کے لئے جو فوج بھیجی تھی۔ البانوی محبان وطن نے اس کے بہت بڑے حصہ کو تباہ کر دیا۔

روم ۱۰ اگست اٹلی کے وزیر تعلیم نے ایک اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اطالویوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ امن یا صلح کی جلد امید رکھنا سخت غلطی ہے۔ یہ جنگ دس سال سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی۔ عوام کو اس کے لئے پورے طور پر تیار رہنا چاہیئے۔

لاہور ۱۰ اگست مسلم لیگ کو تشتت سے بچانے کے لئے پنجاب کے بااثر مسلم لیڈر کوشاں ہیں۔ ان میں سے چند ایک پر مشتمل ایک وفد مسٹر جناح سے ملنے کے لئے بمبئی جانے والا ہے۔ اسمبلی اور مسلم لیگ کے ممبروں کے مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

لائلپور ۹ اگست گندم دڑہ ۱۳/۶ گندم شربتی ۳/۱۴/- ۵/۱۱ ملہ ۲/۱۴/۶ نخود ۳/۷/۶ جوار دڑہ ۲/۷/۹ تورییہ ۳/۱۱/- گڑ ۲/۱۰/- شکر ۲/۱۰ سرخ مرچ ۱۰/-/- خالص دیسی ۵۰/۱۴/- گھی ۔ گندم دڑہ ۳/۱۱/- ونڈگی ۵۰/-/- ۔

لاہور ۱۰ اگست ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے نمائندہ پریس سے کہا۔ مجھے حکومت کی طرف سے کوئی ہدایت موصول نہیں ہوئی۔ بلکہ میری زبان بندی کے احکام بھی ابھی تک منسوخ نہیں ہوئے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ میں مسٹر ایم۔ این۔ رائے کی پارٹی میں شامل ہونے والا ہوں۔

لنڈن ۱۱ اگست آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے فیڈرل کورٹ کیبنٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم بحرالکاہل میں امن چاہتے ہیں۔ اور اس امر سے کبھی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ کہ سنگاپور آسٹریلیا کی سرحد کا حصہ ہے۔ اب حالات بہت نازک ہو گئے ہیں۔

بنکاک ۱۱ اگست سیام ریڈیو سے آج یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی آزادی کے لئے ضرور لڑے گا سیامی افواج ایک انچ زمین بھی ہاتھ سے جانے نہ دیں گی۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کریں گی۔ حتی کہ دشمن کو محروم رکھنے کے لئے اپنی ہر چیز کو تباہ کر دینے کی پالیسی پر بھی عمل کرنے سے دریغ نہ کریں گی۔

ٹوکیو ۱۱ اگست جاپان گورنمنٹ ہر قسم کے بیوپار اور کاروبار کو اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے۔ اور صنعت کو اس پیمانہ پر لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس پیمانہ پر لڑائی کے زمانہ میں ہوتی ہے بلکہ ٹیکسی بس اور جہاز رانی کو بھی اپنے کنٹرول میں لے رہی ہے۔

لنڈن ۱۱ اگست برطانوی ہوائی جہازوں نے کل رات پھر برلن پر حملہ کیا۔ جرمن نیوز ایجنسی نے آج صبح مان لیا ہے۔ کہ حملہ آور طیارے شمال مشرق کی طرف آئے۔ برلن پر گذشتہ تین راتوں سے مسلسل حملے ہو رہے ہیں۔ ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات سکاٹ لینڈ اور جنوب مشرقی کنارے پر پرواز کی۔ مگر صرف ایک آگے بڑھ سکا۔ کچھ بم گرے۔ مگر کوئی ہلاک یا مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۱ اگست بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ جہاز "ڈیلیکیٹ" تباہ ہو گیا ہے۔ یہ ۱۹۳۰ء کے پروگرام کے مطابق بنایا گیا تھا۔ اور وزن ۵ ۳۷۲ ٹن تھا۔

لنڈن ۱۱ اگست کینیڈا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہم اپنی ہوائی طاقت کو بڑھانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ ہوائی اڈوں کے کارکن اور ہوا باز سب کینیڈین ہونگے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سال تمام ہونے سے پہلے ہمارے سمندر پار جانے والے ہوا بازوں کی تعداد پیدل فوج کے ایک ڈویژن کے برابر ہو جائے۔

لنڈن ۱۱ اگست نیوزی لینڈ کے قائم مقام وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہو سکتا ہے ہمیں ٹینکوں پر کام کرنے کی ٹریننگ کے لئے اپنے نوجوان امریکہ بھیجنے پڑیں۔

انقرہ ۱۱ اگست آج جو ایکسپریس استنبول سے عراق کی طرف روانہ ہوئی۔ وہ جرمنوں سے بھری ہوئی تھی۔ جو ایران جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ اگست وشی کی کیبنٹ کا آج شام کو ایک اہم جلسہ ہونے والا ہے۔ یہ جلسہ جرمن الٹی میٹم کی دودھاری تلوار کے زیر سایہ ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وشی گورنمنٹ کھلے طور پر نازی بلاک میں شامل ہو جائے اور افریقہ کے متعلق جرمنی کے تمام مطالبات کو تسلیم کر لے۔ اگر یہ سچ ہے تو وشی گورنمنٹ نہ صرف اپنے آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہی ہے بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ امریکہ سے بھی اس کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ برلن میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مارشل پیٹاں اور جنرل ویگاں تو جرمن مطالبات کے خلاف ہیں مگر ایڈمرل ڈارلاں ان کو مان لینا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۱ اگست حکومت روس نے ایرانی حکومت کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ان جرمنوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ایران میں رہتے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ایران کا فائدہ اسی میں ہے کہ ایران میں جرمنوں کی تعداد کم ہو جائے۔

نئی دہلی ۱۱ اگست گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ٹیکنیکل کمیٹی مقرر کی جائے جو سمندر پار اور ہندوستان میں رہنے والی فوجوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرنے کے متعلق سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو مشورہ دیتی رہے۔ اس کمیٹی کے ۳ ممبر ہونگے جن میں سے دو سپلائی ڈیپارٹمنٹ اور جنرل ہیڈ کوارٹرز کے نمائندے ہونگے اور تیسرا لکاسشائر کی ایشیاٹک فوجی ماہر ہوگا۔ انہیں اختیار ہوگا کہ کام کی سہولت کے لئے ایک اور ممبر کا بھی اضافہ کر لیں

نئی دہلی ۱۱ اگست آج تیسرے پہر نئی دہلی میں ریزرو بنک آف انڈیا کے حصہ داروں کا سالانہ جلسہ سر جیمز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گورنر نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان کی تجارت پر لڑائی کا کیا اثر ہوا ہے انہوں نے بتایا کہ جون ۱۹۴۰ء تجارت کے لحاظ سے بہت کٹھن مہینہ تھا اس کے بعد تجارت کی ساکھ آہستہ آہستہ قائم ہو گئی اور ستمبر ۱۹۴۰ء میں حالت بالکل سدھر گئی ہندوستان سے دوسری منڈیوں کو جو مال جاتا تھا اس کا جانا بے شک بند ہو گیا اور اس طرح ایک بڑی کمی واقعہ ہو گئی مگر اس کسر کو گورنمنٹ نے خود بڑے بڑے آرڈر دے کر پورا کر دیا۔

نئی دہلی ۱۱ اگست آج گورنمنٹ آف انڈیا کے سپلائی ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بنگلور سے میسور روانہ ہو گئے جہاں وہ راجہ صاحب سے ملاقات کریں گے۔ بدھ کو آپ اوٹاکمنڈ پہنچ جائیں گے۔

بمبئی ۱۱ اگست آج سر ہومی مودی جو نئے سپلائی ممبر بنے ہیں آخری بار بمبئی کارپوریشن کے جلسہ میں شامل ہوئے آپ ۲۸ سال سے اس کے ممبر چلے آ رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ اگست آج وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبر مسٹر انے نے اکولہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے مشورہ سے سیاسی ڈیڈلاک کے دور ہونے اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ برطانیہ کی فتح میں ہندوستان کی بھلائی ہے۔ یہ لڑائی آسانی سے جیتی نہیں جا سکتی۔ بلکہ ہندوستان کو پوری طرح مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

شملہ ۱۱ اگست حضور وائسرائے کل

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی